كلمة المدير

مسلمانوں کا عروج وزوال......تاریخ کے آئینہ میں!

امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر کا فکر انگیز خطبہ جمعہ

9-8 اپریل **2004** جمعرات ، جمعہ سرگودھا میں ال پاکستان اہلحدیث کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت علامہ پروفیسر ساجد میر نے فرمائی۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں سے ممتاز علماء مفکرین اور دانشوروں نے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں نہایت اہم موضوعات پر قراردادیں منظور کی گئیں۔ یہ کانفرنس انتظامات اور حاضری کے اعتبار سے سابقہ تمام کانفرنسوں سے زیادہ کامیاب رہی۔۔ وللہ الحمد

کانفرنس کی آخری نشست سے امیر محترم نے نہایت فکر انگیز خطاب کیا۔ اور مسلمانوں کے عروج وزوال کا تاریخی جائزہ پیش کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح مسلمانوں کو عظمت ملی اور کس شان وشوکت سے انہوں نے حکومت کی ۔ وہ وقت تھا جب روم اور ایرانؒ ان کے سامنے سرنگوں تھے۔ ہمارے اسلاف نے اسلام کے علم کو ایشیا افریقہ اور یورپ میں سربلند کیا۔ اس کامیابی وکامرانی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اسلام کو سمجھا قرآن کو عملی زندگی میں داخل کیا اور اس پر عمل کرکے اللہ تعالیٰ سے کئے وعدوں کو پورا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی سبھی وعدے پورے کئے ۔ اور کائنات کی ہر چیز کو ان کے تابع کر دیا۔ اولین دور میں جب دریائے نیل خشک ہو گیا تو سیدنا عمرؓ کے ایک خط پر یہ دریا رواں دواں ہو گیا۔ اور صدیاں گزرنے کے باوجود چل رہا ہے ہمارے حکمران زہد وتقویٰ کے پہاڑ تھے۔ قاضی نہایت منصف مزاج اور دنیاوی اغراض اور آسائشوں سے کوسوں میل دور تھے۔ علماء کلمہ حق کہنے میں کسی ملامت اور خوف میں مبتلا نہ تھے۔

انہوں نے نہایت کرب کے ساتھ ان خواص کا تذکرہ کیا جن کے بگڑنے سے مسلمان زبوں حالی کا شکار ہوئے ۔ اور اسلامی سلطنت زوال پذیر ہوئی۔ اور آج ہم ذلت وپستی کی زندگی گزار رہے ہیں ۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمانوں کی بربادی کے تین بڑے کردار ہیں، عیش پرست حکمران، جنہوں نے جاگیریں بنانے ،دولت جمع کرنے ، موسیقی سے دل بہلانے کے علاوہ کچھ نہ کیا مزید اپنی حکومت کے تحفظ کیلئے قتل وغارت کا بازار گرم کئے رکھا۔ دوسرا کردار علماء سوء کا ہے۔ جنہوں نے حکمرانوں کی خوشامد کی اور ان کے ہر عمل کو جائز قرار دیا۔ دولت اور منصب کے حصول کیلئے دین فروش بنے۔ آپ نے اس موقع پر علماء کرام کو نصیحت کی کہ وہ اپنے کردار سے اپنا احترام کرائیں۔ تیسرا کردار امت میں انتشار وافتراق ہے۔ جس سے مسلمان کمزور ہوئے اور تباہی ہمارا مقدر بنی۔

آپ نے کہا کہ آج غیر مسلموں نے ہماری کامیابی اور ناکامی کا مکمل مشاہدہ کیا ہے وہ آج ہماری کمزوری سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔ مسلمانوں میں باہمی چپقلش کو فروغ دیکر اپنا مطلب پورا کرتے ہیں۔ حکمران آج بھی بش کے سامنے سرنگوں ہیں اور ان کے مفادات کے تحفظ کیلئے مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں۔ خاص کر افغانستان میں اگر پاکستان اپنا کندھا پیش نہ کرتا تو صورت حال مختلف ہوتی ۔ عراق مین خون کی ندیاں بہائی جارہی ہیں لیکن مسلمان حکمران خواب غفلت میں ہیں۔

آپ نے اس موقعہ پر مدارس اور مساجد کے کردار کو سراہا اور کہا کہ ان کی کارکردگی ہماری ذمہ داری ہے۔ اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے جبکہ حکومت تعلیم کو آغا خان فاؤنڈیشن کے سپرد کرنے کے درپے ہے۔

آپ نے علماء کو متنبہ کیا کہ وہ قول کی بجائے عمل پر توجہ دیں۔ اور عوام کے سامنے بہترین نمونہ پیش کریں۔ یہودی علماء جرائم پیشہ تھے۔ لوگوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتے تھے۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیتے تھے۔ جبکہ ہمارا کردار مثالی ہونا چاہئے۔

امیر محترم کا خطبہ جمعہ بلاشبہ ایک مثالی خطاب اور کانفرنس کا حاصل تھا۔ آپ نے جس خوبصورت اور دل آویز انداز سے مسلمانوں کی عظمتوں کا تذکرہ کیا اور موجودہ حالات سے اس کا تقابل کیا۔ وہ حکمرانوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ ہم بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ خواص اس سے سبق حاصل کریں گے۔ اور اپنے عمل اور کردار کی درستگی سے حالات سے بہتر بنائیں گے اور صحیح اسلامی زندگی کا عملی نمونہ پیش کریں گے۔ تاکہ ہم اپنی کھوئی ہوئی میراث کو دوبارہ حاصل کرسکیں۔

یہ بات بھی بڑی واضح ہے کہ ہم اس وقت تک عظمت رفتہ کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک عیش پرست حکمرانوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کر لیتے اور نہ ہی مسلمانوں میں اتحاد واتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔ جب تک علماء سوء کا گھناؤنا کردار موجود ہے، فرقہ واریت کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنا ہوگا اس کیلئے بہترین طریقہ کتاب وسنت کو اپنانا ہے۔

الریاض..... سعودی عرب میں خود کش بم دھماکہ

گذشتوں دنوں سعودی عرب کے دارالخلافہ الریاض میں پولیس ہیڈ کوارٹر کے قریب خود کش بم دھماکہ ہوا جس میں عمارت کو شدید نقصان پہنچا لاتعداد افراد زخمی ہوئے اور ایک کرنل سمیت دس افراد شہید ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ حادثہ ایک ایسے وقت میں رونما ہوا ہے جب عراق میں امریکی فوجیوں کو شدید مزاحمت کا سامنا ہے اور روزانہ کئی امریکی لقمہ اجل بن رہے ہیں اور پوری دنیا کی توجہ عراق پر مبذول ہے۔ جبکہ امریکہ میں بھی صدر بش پر شدید تنقید ہو رہی ہے۔ ایک طبقہ کی رائے کے مطابق الریاض بم دھماکہ محض لوگوں کی توجہ عراق سے ہٹانا ہے۔ جس کے پس منظر میں امریکی مفادات ہیں یہ بات قرین قیاس بھی ہے کیونکہ سعودی عرب جیسے پر امن ملک میں جہاں لوگ پر امن ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہوں بنیادی ضرورتیں گھر کی دہلیز پر میسر ہوں کیونکر کوئی تخریب کاری یا دہشت گردی میں ملوث ہوگا۔ یہ محض ایک سازش ہے جس کے لئے ناسمجھ اور جذباتی نوجوانوں کو آلہ کار بنایا جاتا ہے۔ اور انہیں استعمال کیا جاتا ہے اور ان کے ذریعے قیمتی انسانی خون ناحق بہایا جاتا ہے۔ جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ ایسے درندہ صفت انسان کسی رحم کے قابل نہیں ہیں۔ ان کے خلاف سخت کاروائی کرنی چاہئے اور انہیں قرار واقعی سزا دینی چاہئے اور جولوگ ان معصوم نوجوانوں کو ورغلا کر ان سے تشدد

کا کام لیتے ہیں ان کی بھی شدید مذمت کرتے ہیں۔

جامعہ میں منعقدہ اجلاس میں اس واقعہ پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا گیا اور اس حادثہ کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی گئی۔ اور سعودی حکومت بالخصوص خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز آل سعود ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے ساتھ ہمدردی اور مکمل یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔ اور تمام لواحقین اور مضروبین کیلئے صبر جمیل کی، نیز فوت شدگان کیلئے مغفرت کی دعا کی گئی۔ ادارہ جامعہ پریشانی اور غم کی اس گھڑی میں سعودی حکومت کے ساتھ ہے اور مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتا ہے۔

مختصر روئیداد...... آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس سرگودھا

9-8 اپریل 2004ء جمعرات، جمعہ کمپنی باغ سرگودھا میں آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہ تاریخ ساز کانفرنس بے شمار حسین یادیں چھوڑ کر ختم ہوئی۔

یہ کانفرنس مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی تمام سابقہ کانفرنسوں سے کامیاب تھی۔ اہتمام اور انتظامات مثالی تھے۔ حاضری کے لحاظ سے سابقہ تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے لوگوں کا ذوق وشوق اور جوش وخروش دیدنی تھا۔ بلوچستان، سندھ اور سرحد کے دور دراز علاقوں سے لوگوں کی بڑی تعداد جلسہ گاہ میں موجود تھی۔ اسی طرح پنجاب کے شہروں اور دیہی علاقوں سے جم غفیر بسوں اور قافلوں کی شکل میں جلسہ گاہ پہنچے۔ اور نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ انہوں نے مقررین کی گفتگو سنی۔ کانفرنس سے ممتاز علما، مفکرین اور دانشوروں نے خطاب کیا۔ حالات حاضرہ کے علاوہ دینی مسائل وفضائل اہلحدیث کی صحیح دعوت وفکر جیسے اہم ترین موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ علاوہ ازیں بیسیوں قراردادیں منظور کی گئیں۔ ان میں امت مسلمہ اور ان کے قائدین سے اتحاد و اتفاق کا مطالبہ بھی شامل تھا۔ امریکی مظالم کی شدید مذمت کی گئی۔ عراق اور افغانستان پر غاصبانہ قبضے اور نہتے مسلمانوں پر شدید بمباری پر شدید ردعمل کا اظہار کیا گیا۔ بعض قراردادوں کے ذریعے سعودی حکومت کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔ نیز ان کی دینی، ملی، رفاہی، اور عالمی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اسی طرح ایک قرارداد کے ذریعے پاکستان کے نصاب تعلیم میں بنیادی تبدیلیوں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ قرآنی آیات اسلامی تہذیب وثقافت اور نظریہ پاکستان کو نصاب کا لازمی جزو قرار دیا جائے۔ اور موجودہ وزیر تعلیم زبیدہ جلال کو فوراً تبدیل کیا جائے۔ کانفرنس میں پاکستان کے اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے کیلئے قرآن وسنت کو آئین کا لازمی حصہ قرار دینے پر زور دیا گیا۔ نیز فرقہ واریت اور انتہا پسندی کی شدید مذمت کی گئی۔ کانفرنس میں اس بات کا سختی سے نوٹس لیا گیا کہ بھارت کے ساتھ دوستی کی آڑ میں فحاشی اور عریانی کو فروغ دیا جارہا ہے۔ اور ہندوانہ رسومات کی پذیرائی کی جارہی ہے اور کشمیر سمیت اہم مسائل کو ثانوی حیثیت دی جارہی ہے۔ نیز کشمیری مجاہدین کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔

یہ کانفرنس اس لحاظ سے بے حد کامیاب تھی کہ تمام نشستوں میں اہم ترین مسائل زیر بحث آئے۔ اور مقررین نے نہایت متانت اور سنجیدگی کا مظاہرہ کیا اور سخت ترین تنقید کے موقعہ پر بھی اخلاق سے گری بات نہ کی۔ اہلحدیث کے امتیازی مسائل اور قرآن وسنت پر مبنی دعوت کو نہایت موثر انداز میں پیش کیا گیا۔

کانفرنس کی کامیابی کا دوسرا پہلو حسن انتظام تھا جس کیلئے جمعیت اہلحدیث سرگودھا کے عہدیداران اور کارکنان مبارکباد کے مستحق ہیں جن کی شبانہ روز کوششوں اور جدوجہد سے تمام شرکاء لطف اندوز ہوئے ان میں میاں عبدالستار، مولانا محی الدین سلفی، حاجی محمد ادریس، میاں عبدالحفیظ، عرفان اللہ ثنائی، حافظ مسعود اختر، محمد رفیق، حافظ دین محمد، مولانا سلیم اللہ کبیر پوری، مطیع الرحمن گجر، رانا محمد اسلم ناصر، طاہر قابل ذکر ہیں۔

کانفرنس کے لئے بہترین منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ سٹیج ساتھ پنڈال تھا جبکہ وضو اور طہارت خانہ سب سے آخر میں تھے۔ شرکاء کیلئے خیمہ بستیاں الگ بنائی گئی تھیں۔ جس میں راحت کے تمام لوازمات میسر تھے۔ صفائی کا اہتمام خوب تھا۔ روشنی اور لاؤڈ سپیکروں کا اہتمام بھی کمال درجے کا تھا۔ جس سے تمام شرکا مستفید ہو رہے تھے۔ جگہ جگہ ٹھنڈے پانی کا انتظام موجود تھا۔

کانفرنس کا ایک خاص پہلو جسے بے حد سراہا گیا وہ کھانے کا انتظام تھا۔ تمام شرکاء اور حاضرین کیلئے ضیافت کا ایسا اہتمام سابقہ کسی کانفرنس میں نہیں کیا گیا۔ یہ سعادت علوم اسلامیہ کی مرکزی دانشگاہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے حصہ میں آئی۔ جس کے تمام اساتذہ اور طلبہ دن رات لوگوں کی خدمت پر مامور رہے۔ اور شرکاء کو تازہ گرم کھانا پیش کیا جاتا رہا۔ جسے بغیر کسی زحمت اور ازدھام کے لوگوں نے حاصل کیا۔ چونکہ کھانا ڈبوں میں پیک کر کے پیش کیا گیا لہٰذا کھانا تیار ہونے سے لیکر ڈبوں میں پیک ہونے تک کا سارا عمل دیدنی تھا۔ سینکڑوں طلبہ نے دن رات یہ کام سرانجام دیا۔ کام میں صفائی، حسن ترتیب بلند اخلاق، اعلیٰ روایات اساتذہ کرام کی بنفس نفیس شرکت نے جامعہ کے وقار کو بلند کیا۔ اور تمام اکابر علماء، قائدین اور عوام الناس نے جامعہ کی حسن کارکردگی کو بے حد سراہا۔ اور اسے جامعہ کی اعلیٰ تعلیم وتربیت کا سبب قرار دیا۔ بالخصوص جامعہ کے شیوخ الحدیث، سینئر اساتذہ کا ہمہ وقت موقعہ پر موجود رہنا اور خود کھانا ڈبوں میں پیک کرنا اور طعام گاہ سے خالی ڈبوں اور ہڈیوں کا اٹھانا ایک ایسا منظر تھا جس نے لوگوں کو بے حد متاثر کیا۔ اور خدمت کا ایک ایسا نمونہ پیش کیا جس کی مثال کسی اور جگہ سے نہیں مل سکتی۔ اس موقعہ پر مرکز شکایات برائے طعام قائم کیا گیا جس میں کوئی شکایت درج نہ ہوئی اور لوگوں نے نہایت اطمینان کے ساتھ کھانا کھایا۔

یہ عظیم الشان کانفرنس سرگودھا کی تاریخ میں بڑی یادگار رہے گی۔ اور ایک مدت تک اسے اثرات نظر آئیں گے۔ کانفرنس کے دوران پورے شہر میں بینرز آویزاں رہے اور لوگوں کی آمد ورفت کی وجہ سے ایسے محسوس ہوتا کہ گویا پورا شہر اس کانفرنس میں شریک ہے۔ ٹریفک کا بہاؤ معمول کے ساتھ رہا۔ مقامی انتظامیہ نے مکمل تعاون کیا اور ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائیں۔

ہم کانفرنس کی مثالی کامیابی پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے تمام ذمہ داران اور کارکنان کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن کیلئے دعائے صحت

جامعہ سلفیہ کے صدر میاں نعیم الرحمٰن گذشتہ دنوں اچانک شدید علیل ہو گئے ہیں۔ آپ نے سرگودھا کانفرنس میں بھرپور شرکت کی تھی۔ طعام کمیٹی کے چیئرمین تھے۔ بیرون ملک سے آمدہ مہمانوں کے میزبان تھے۔ کانفرنس کے بعد آپ کے سر میں شدید درد ہوا۔ ڈاکٹروں کی رائے میں آپریشن ناگزیر تھا لہٰذا آپ فوراً برطانیہ روانہ ہو گئے۔ اور آجکل لندن میں زیر علاج ہیں۔ آپ کا ابتدائی آپریشن ہو چکا ہے۔ اور تیزی سے صحت یاب ہو رہے ہیں۔ تمام احباب اور قارئین سے گذارش ہے کہ وہ موصوف کیلئے خصوصی دعائے صحت فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ بخیر وعافیت واپس وطن لوٹ آئیں۔ آمین